Semester Autumn 2021

کلاس بی اے، بی کام

کورس کوڈ 437

STUDIO-9

کورس کا نام

اسلامیات اختیاری

اسائنمنٹ نمبر فور

Assignment Due Date

اسائنمنٹ کی آخری تاریخ

15-04-2022

AIOU STUDIO 9

www.daniyalstudio9.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

فارم برائے امتحانی مشق (پرت)

حل شدہ امتحانی مشق کے ساتھ مقررہ تاریخ سے پہلے اس فارم کے 3 پرت اپنے ٹیوٹر کو ارسال کریں۔

یہ حصہ طالب علم پُر کریں

نام طالب علم ____________ نام ٹیوٹر ____________

رول نمبر یا سٹوڈنٹ آئی ڈی ____________ مکمل پتہ (ٹیوٹر کا) ____________

مکمل پتہ (طالب علم کا) ____________

____

____________ ٹیوٹر معلومات اپنے CMS پورٹل سے حاصل کریں۔

کورس کا نام ____________

کورس کوڈ نمبر ____________ مشق نمبر ____________ سمسٹر خزاں 2021

(نیچے دونوں تاریخیں طالب علم ضرور پُر کریں۔)

مقررہ تاریخ ____________ روانگی کی تاریخ ____________ طالب علم کے دستخط ____________

یہ حصہ ٹیوٹر پُر کریں

نام مطالعاتی مرکز ____________ ضلع ____________

امتحانی مشق وصول کرنے کی تاریخ ____________

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15
حاصل کردہ نمبر															

ٹیوٹر کی رائے ____________

____

____

دستخط ____________

تاریخ واپسی ____________

حاصل کردہ نمبر	
کل نمبر	

نوٹ: اس فارم کی فوٹو کاپی بھی استعمال ہو سکتی ہے۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

کورس:	اسلامیات اختیاری	سطح:	بی اے۔بی کام
کورس کوڈ:	437	سمسٹر:	خزاں 2021
اسائنمنٹ نمبر:	4	سبجیکٹ ٹوٹل اسائنمنٹ:	4

جن طلبہ کی یونیورسٹی کی کتابیں نہیں آ رہی ہیں اور قریبی مارکیٹ سے بھی نہیں مل رہی ہیں۔ وہ طلبہ **Studio 9** کی سروس کے ذریعے اسائنمنٹ اور امتحانات کی تیاری کے لیے کی بک حاصل کر سکتے ہیں۔ کتب کی **Printed** کی قیمت کے علاوہ مزید ڈاک خرچہ **150** روپے ادا کر کے آرڈ کروا سکتے ہیں۔ نیز ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی اسائنمنٹس بھی دستیاب ہیں۔ واٹس ایپ **0309-6696159**

سوال 1- حضرت امیر معاویہؓ کا تعارف تحریر کریں اور اموی خلافت کے قیام پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: 1- حضرت امیر معاویہؓ: حضرت امیر معاویہؓ اموی خلافت کے پہلے خلیفہ بنے۔ یہ ابوسفیانؓ بن حرب کے بیٹے تھے۔ ان کا شجرۂ نسب پانچویں پشت میں نبی اکرم ﷺ سے جا ملتا ہے۔ امیر معاویہؓ نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا تھا اس لئے نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں غزوہ حنین ومحاصرۂ طائف میں شرکت اور کتابت وحی آپ کے خاص کارنامے ہیں۔

امیر معاویہؓ بیس سال تک منصب خلافت پر فائز رہے۔ اس عرصے میں انہوں نے تمام اندرونی و بیرونی مخالفتوں کا قلع قمع کیا اور اسلامی حکومت کے رقبے کو بڑھا کر اسے مختلف حیثیتوں سے ترقی دی۔

2- اموی خلافت کا قیام: دور نبوی ﷺ اور عہد خلافت راشدہ میں خاندان بنوامیہ کے لوگوں کو مختلف عہدے اور منصب حاصل تھے۔ حضرت عثمانؓ جو بنوامیہ سے تعلق رکھتے تھے، نبی اکرم ﷺ کے داماد تھے۔ اُم المومنین حضرت ام حبیبہؓ ابو سفیان کی بیٹی تھیں۔ ابوسفیانؓ عہد نبوی ﷺ میں نجران کے حامل تھے۔ عثمان بن ابوالعاص جو حضرت عثمانؓ کے چچا تھے ان کو حضور ﷺ نے طائف اور اس کے متعلقات کا گورنر مقرر کیا تھا۔

عہد فاروقی میں یزید بن ابوسفیان کو فتح دمشق کے بعد وہاں کا عامل بنا دیا گیا اور ۱۸ھ ہجری میں ان کے انتقال کے بعد ان کے بھائی معاویہ کو وہاں کا حامل مقرر کر دیا۔ خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ چونکہ خاندان بنوامیہّ سے تعلق رکھتے تھے اس لئے انہوں نے امویوں کی بہت مدد کی اور حضرت امیر معاویہ تمام بلاد شام بشمول دمشق، اردن اور فلسطین کے والی مقرر کئے گئے لیکن شہادت عثمانؓ کے بعد جب حضرت علیؓ کا دور آیا تو آپ نے اس خاندان کے تمام گورنر یک قلم معزول کر کے نئے گورنر مقرر کئے، مگر شام کے حاکم حضرت امیر معاویہؓ نے گورنری چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا۔ حضرت علیؓ نے امیر معاویہ کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ نہ مانے چنانچہ ۳۷ھ میں دونوں کی فوجوں کے درمیان صفین کے مقام پر جنگ ہوئی جو جنگ صفین کہلاتی ہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے **AIOU Studio 9** یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

اس میں شامی فوج کو جب شکست ہونے لگی تو انہوں نے قرآن مجید کے اوراق نیزوں پر بلند کر کے اعلان کر دیا کہ ہمارے درمیان قرآن مجید "حکم" ہے اور وہی فیصلہ کریگا۔ حضرت علیؓ جانتے تھے کہ یہ محض ایک جنگی چال ہے مگر آپ کی فوج نے قرآن مجید کو حکم ماننے پر زور دیا اور یوں جنگ بند ہوگئی اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو حضرت علیؓ کی طرف سے اور حضرت عمروؓ بن العاصؓ کو حضرت امیر معاویہ کی طرف سے حکم مقرر کیا گیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں کو معزول کر دیا مگر عمرو بن العاص نے حضرت علیؓ کو تو معزول کر دیا مگر امیر معاویہ کو برقرار رکھا۔ حضرت علیؓ نے اس غیر منصفانہ فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا اور امیر معاویہؓ کیخلاف جنگ کرنے پر آمادہ ہوئے۔ مگر آپ کی فوج نے ساتھ نہ دیا اور بہت سے لوگ الگ ہوگئے۔ چنانچہ امیر معاویہؓ شام کے حکمران بن گئے۔ اس کے بعد انہوں نے حضرت علیؓ کے علاقوں کو اپنے قبضے میں کرنا شروع کر دیا۔ شہادت علیؓ تک امیر معاویہؓ شام اور مغرب کے حکمران تھے اور حضرت علیؓ ایران اور عراق کے۔

شہادت علیؓ کے بعد اہل کوفہ نے آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت حسنؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی لیکن امیر معاویہؓ نے یہ دیکھتے ہی عراق پر فوج کشی کر دی۔ حضرت حسنؓ انتہائی نرم خو تھے اور خونریزی سے نفرت کرتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہزاروں مسلمانوں کا خون بہے بغیر ان کی خلافت قائم نہیں ہوسکتی تو امیر معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہوگئے اس طرح ۴۱ ہجری میں اموی خلافت قائم ہوئی۔

سوال 2- اموی عہد میں فلسفہ اور سائنسی و ادبی سرگرمیوں پر مکمل اور جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب:

(10) فلسفہ

اموی عہد میں یونانی علوم کے عربی میں ترجمہ کی بدولت یونانی فکر و فلسفہ نے مسلمانوں پر اپنا اثر ڈالا۔ اور بعض نئی نئی بحثوں اور فلسفیانہ نظریات نے جنم لیا۔ چنانچہ جبر و قدر کے مسئلے نے شدت اختیار کر لی تھی۔ علماء کا ایک طبقہ انسان کو اپنے افعال کا مختار اور اپنی قسمت پر قادر خیال کرتا تھا۔ یہ لوگ قدریہ کہلاتے تھے۔ اس کے برعکس دوسرے گروہ کے لوگ انسان کو اپنے اعمال کے سلسلے میں مجبور و بے بس قرار دیتے تھے۔ اس عقیدے کے حامل لوگ جبریہ کہلائے تاہم دونوں مکاتب فکر نے اپنے اپنے اثرات چھوڑے، عوام تو عوام خلفائے بنوامیہ بھی ان کے خیالات سے متاثر ہوئے۔ چنانچہ معاویہ ثانی اور یزید ثالث دونوں قدریہ کے نقطہ نظر کے قائل تھے گویا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ فلسفیانہ نظریات کی آبیاری اموی عہد میں ہوئی اور عباسی عہد میں اس کی بنیادیں مستحکم ہوئیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

(7) سائنسی علوم

اموی عہد میں سائنسی علوم کو بھی فروغ حاصل ہوا۔ خصوصاً کیمیا، طب اور فلسفہ نے بہت ترقی کی۔

(8) علم کیمیا

خالد بن یزید معاویہ کو علم کیمیا سے بہت شغف تھا اس نے مصر کے عیسائی عالم سے علم کیمیا، طب اور ہیئت پر یونانی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کروایا تھا۔ اس کے عہد میں اصطفان نے کیمیا کی کئی نئی کتابوں کا ترجمہ کیا اور تجربہ گاہ بھی تعمیر کی۔ خالد بن یزید نے خود بھی کئی کتابیں اس موضوع پر تصنیف کیں۔ اس کی کیمیا اور فلسفہ پر تصنیف کی گئی کتابیں "کتاب الحرارة اور کتاب الصحیفة ہیں۔

(9) علم طب

طب کے میدان میں عربوں نے یونانیوں کی کوششوں سے فائدہ اٹھایا۔ اس عہد میں طائف کا ایک طبیب حارث بن کلدہ اس فن میں بے نظیر مہارت رکھتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ حکیم عرب کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اس کا بیٹا نصر بھی اپنے زمانے کا مشہور طبیب تھا۔ امیر معاویہ کا شاہی طبیب ابن اثال نصرانی بھی اس فن کا ماہر تھا۔ اس عہد میں یونان کے ایک مشہور طبیب اہرن القسیس کی علم طب پر ایک مشہور کتاب کا عربی زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا جو شاہی کتب خانے میں محفوظ تھا۔ اس کتاب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور ولید اول نے غر... کر، لئے شفا خانے

(11) شاعری

عہد بنوامیہ کے اکثر و بیشتر حکمران شعر و شاعری سے بہت دلچسپی رکھتے تھے، لہٰذا ان کی سرپرستی اور قدردانی کی بدولت شاعری نے بہت ترقی کی اس دور میں اخطل، جریر، فرزدق، اعشیٰ اور نابغہ جیسے اعلیٰ پایہ کے شعراء پیدا ہوئے۔ اموی شاعری موضوعات اور خیالات دونوں لحاظ سے متنوع نظر آتی ہے روم و ایران کے تمدن، باغات اور سبزہ زاروں نے عربی شاعری کا رنگ بدل دیا اور اسے خیالات کی لطافت اور حسین معانی سے مالا مال کر دیا۔ غزلیہ شاعری کی ابتداء اسی دور سے ہوئی۔ اس کا بانی عمر بن ربیعہ قرار دیا جاتا ہے۔ ایک اور چیز جو اس عہد میں بڑی نمایاں نظر آتی ہے وہ جماعتی اور سیاسی شاعری ہے۔ چونکہ اس عہد میں قبائلی، سیاسی اور مذہبی اختلاف نے جنم لیا تھا۔ اس وجہ سے مسلمانوں میں کئی گروہ پیدا ہو گئے تھے جو ایک دوسرے کے مخالف تھے مثلاً شیعہ، خوارج، علوی اور عباسی، لہٰذا ان گروہی اثرات کے تحت سیاسی اور جماعتی شاعری نے جنم لیا۔ اموی عہد کے اکثر حکمران ادبیات کے مربی و سرپرست تھے یہی وجہ ہے کہ ان کے دربار میں شعراء موجود رہتے تھے عمر بن ابی ربیعہ، جمیل، نصیب اور لیلیٰ اخیلیہ غزل گو شعراء میں ممتاز تھے۔ قصیدہ نگاروں میں فرزدق، جریر اور اخطل نے خوب نام کمایا۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

(12) علم نحو

عراق کے دو مشہور کوفہ اور بصرہ عہد بنوامیہ میں علوم وفنون کے مرکز کی حیثیت سے ابھرے۔ خلیفہ چہارم حضرت علیؓ جو ماہر لسانیات تھے۔ انہوں نے کوفہ میں زبان دانی اور لسانیات کے اصول صرف ونحو کی بنیاد رکھی تھی دوسری طرف بصرہ میں صرف ونحو کی تحقیق کے کام کا آغاز ہوا تھا۔ اس طرح صرف ونحو کے دو مستقبل مکاتب فکر کوفی اور بصری معرض وجود میں آئے بصرہ کے ابوالاسود دولی کو صرف ونحو کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ دولی کے ایک شاگرد خلیل بن احمد بصری نے بھی اس فن پر بہت کام کیا اور لغت کی پہلی کتاب (کتاب الامین) مرتب کی جس میں علم عروض کے قواعد وضع کئے۔ خلیل کے شاگرد سیبویہ نے (الکتاب) کے نام سے گرامر کی مشہور کتاب لکھی جس میں عربی گرامر کے اصول وضع کئے۔

(13) کتابت وانشاء

اموی عہد میں اس فن کو بہت عروج حاصل ہوا۔ حکومت اور امراء کاتبوں کو ملازم رکھتے تھے چونکہ انشاء کو سرکاری طور پر بہت اہمیت حاصل تھی۔ اس لیے اس فن میں بہت سے لوگوں نے نام پیدا کیا اور کئی کتابیں لکھیں۔ عبدالملک کا کاتب عبدالحمید اس فن کا امام مانا جاتا ہے۔ عبدالحمید کے کمال فن پر یہ مقولہ شاہد ہے کہ کتابت عبدالحمید سے شروع ہوئی اور ابن العمید (عباسی دور کا نامور کاتب) پر اس کا خاتمہ ہوا۔

(14) تعلیم کی ترقی

اس عہد میں مختلف علوم کی ترقی وفروغ کے ساتھ ساتھ تعلیم کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ اس زمانے میں حالات وضروریات کے پیش نظر تعلیم کی ترقی ونشر واشاعت کے لئے مختلف قسم کے حلقہ ہائے درس اور ابتدائی مکاتیب قائم کردیئے گئے تھے۔ اس عہد میں مدرسوں کا کام مساجد سے لیا جاتا تھا۔ یہی بچوں کی تعلیم کا مرکز تھیں جہاں انہیں قرآن وحدیث کا درس دیا جاتا تھا۔ تعلیم کے موضوعات میں قرآن وحدیث، فقہ، ریاضی، تاریخ وجغرافیہ، کیمیا اور گرامر کے علوم شامل تھے۔ حجاج بن یوسف والی عراق اور عمر بن عبدالعزیز کے عہد میں صرف ونحو کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی تھی اور اس فن کو قرآن فہمی کے لئے لازمی قرار دیا جاتا تھا۔ عمر بن عبدالعزیز کے عہد میں مصر کے قاضی یزید بن ابی حبیب نے معلم کی حیثیت سے خوب شہرت پائی۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

سوال 3- ابوجعفر منصور اور مہدی کے نمایاں کارناموں پر علیحدہ علیحدہ نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **1-ابوجعفر منصور:**

جواب: ابوجعفر منصور (۱۳۶ھ، ۱۵۸ھ بمطابق ۷۵۳ء۔۷۷۴ء)

ابوجعفر منصور نے ۱۳۶ھ میں خلافت سنبھالی اگر چہ وہ بنو عباس کا دوسرا خلیفہ تھا۔ مگر اس کے تدبر، اصلاحات، سیاسی بصیرت اور دوراندیشی نے عباسی خلافت کی بنیادوں کو اس قدر مضبوط کیا کہ یہ خاندان ۵۰۰ سال سے زیادہ عرصہ تک حکومت کرتا رہا اسی وجہ سے اسے عباسی حکومت کا حقیقی بانی تصور کیا جاتا ہے۔

STUDIO-9

AIOU STUDIO 9

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

(1) بہترین منتظم

منصور انتہائی درجے کا مستقل مزاج تھا۔ اس کو بے شمار مشکلات، بغاوتوں اور شورشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر اس نے بڑی جوانمردی سے اس کا مقابلہ کیا۔ اپنے گورنروں اور ماتحتوں پر کڑی نظر رکھتا تھا۔ جاسوسی کے بہترین نظام کی وجہ سے وہ ان کی ہر حرکت سے باخبر رہتا۔ جب کسی حاکم یا عامل میں کوئی غلط بات محسوس کرتا اسے فوراً برطرف کر دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے کئی لوگوں کو برطرف کر دیا اور قتل کرا دیا جن کا شمار خلافت بنوعباس کے بانیوں میں ہوتا تھا۔

الف۔ بغاوتیں اور ان کا تدارک

سفاح نے بنوامیہ کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا تھا۔ اس لئے ابوجعفر کو ان کی طرف سے تو کوئی خطرہ نہ تھا مگر اہل بیت کے حامیوں نے اور عباسی خاندان کے مختلف افراد نے شورشیں برپا کیں۔

1۔ منصور کے چچا عبداللہ بن علی نے ابوجعفر منصور کی بیعت سے انکار کر دیا اور خود خلافت کا دعویدار ہوا۔

2۔ ابومسلم خراسانی نے عباسی خلافت کے قیام کے لئے جو کوششیں کیں تھیں، ان کی وجہ سے اس کو بڑی عزت اور ہر دلعزیزی حاصل تھی۔ ابوجعفر منصور اس کو اپنے لئے خطرہ تصور کرتا تھا۔ لہٰذا اس نے دھوکے سے اسے قتل کرا دیا۔ اس کے قتل پر اہل خراساں اس کے خلاف ہو گئے۔ خراسان کے والی عبدالجبار نے خلیفہ کے مقرر کردہ چند افسروں کو قتل کرا دیا۔ ابو جعفر نے بڑی چالاکی سے کسی جنگ کے بغیر اس بغاوت کو ختم کرا دیا۔

3۔ موصل اور بحرین میں بھی بغاوت ہوئی، مگر بعد میں صلح ہو گئی۔

4۔ افریقہ کے بربری قبائل نے بغاوت کر دی۔ ان کے ساتھ متعدد معرکے ہوئے۔ آخر یزید بن حاتم نے کئی خونریز لڑائیوں کے بعد انہیں شکست دی اور افریقہ میں امن بحال ہوا۔

5۔ منصور کے عہد میں ہی شیعہ فرقے زیدیہ کے امام عبداللہ نفس ذکیہ نے بغاوت کی۔ انتہائی مشکلوں اور معرکوں کے بعد منصور ان کی بغاوت ختم کرنے میں کامیاب ہوا۔ محمد بن عبداللہ ذکیہ قتل ہو گئے۔

منصور کے کارہائے نمایاں

منصور نے اپنے دور میں بہت سے کارنامے انجام دیئے۔ اس نے ایک نئے عہدے کی بنیاد ڈالی جو بنی امیہ کے دور میں نہیں تھا۔ یہ عہدہ حجابت (دربانی) کا تھا اسے اتنا اہم قرار دیا گیا کہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

وزیر کے بعد دوسرا رتبہ حاجب کا تھا۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص خلیفہ کے سامنے نہیں جا سکتا تھا۔ ملکی معاملات میں وزیر سے مشورہ لیا جاتا تھا۔

(1) فتوحات

ابو جعفر منصور کو اگر چہ بہت سی اندرونی بغاوتوں اور شورشوں کا سامنا کرنا پڑا مگر اس کے باوجود اس نے فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس کے عہد میں کوہستان، طبرستان، دماوند اور سندھ کے بعض علاقے فتح ہوئے۔

(2) ملکی نظم ونسق کی اصلاح

منصور نہایت محنتی اور مستعد حکمران تھا۔ وہ ملکی نظم ونسق میں بے حد دلچسپی لیتا تھا۔ دن کے ابتدائی حصہ میں امور سلطنت کو انجام دیتا تھا، ہدایات جاری کرتا تھا، آمدنی اور خرچ کے گوشوارے دیکھتا، معاشی واقتصادی امور میں غور وفکر کرتا اور دن کے آخری حصے میں مملکت کے اطراف واکناف سے آئے ہوئے خطوط دیکھتا اور امور سلطنت سے متعلق ضروری احکام صادر کرتا۔

(3) تعمیرات

تعمیرات کے سلسلے میں منصور کا شاندار کارنامہ یہ ہے کہ اس نے دریائے دجلہ کے کنارے بغداد کا شہر بسایا۔ شہر کے لیے جگہ کا انتخاب بڑے غور وخوض کے بعد کیا گیا۔ اس کی تعمیر کے لیے بہترین معمار، ماہر (انجینئر) اور کاریگر بلائے گئے۔ شہر کے درمیان میں اپنے لیے ''قصر الخلد'' تعمیر کرایا جو اپنی خوبصورتی میں بے مثال تھا۔ بغداد کے مشرقی جانب ''قصر رصافہ'' تعمیر کرایا۔ مغربی جانب فوجی چھاؤنی بنائی۔

(4) مسجد حرام کی توسیع

منصور نے مسجد حرام کی عمارت میں توسیع کرائی۔ اس سے ملحقہ مکانوں اور دار الندوہ کو بھی اس میں شامل کر دیا گیا، مسجد حنیف چھوٹی سی تھی اس کی بھی توسیع کرائی۔

(5) علوم وفنون کی ترقی

منصور بڑا علم دوست انسان تھا۔ اسے فقہ، فلسفہ ونجوم سے خصوصی لگاؤ تھا۔ اس کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے بہت سے ماہر نجوم، بغداد پہنچے۔ ان میں ہندوستان کا ایک منجم بھی تھا جس نے ہیئت کی مشہور کتاب ''سدھانت''، منصور کی خدمت میں پیش کی۔ منصور نے اس کا ترجمہ عربی میں کرایا۔ مشہور

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

فارسی کتاب کلیلہ و دمنہ کا عربی ترجمہ کرایا۔ درباری طبیب بطریق نے سقراط اور جالینوس کی کتابوں کے ترجمے کیئے۔ ان کے علاوہ منطق اور فلسفہ کی کئی کتابوں کے ترجمے ہوئے۔ اس کے علاوہ ابو جعفر نے علم کی اس قدر سرپرستی کی کہ اس عہد میں علم ہیئت پر کئی کتابیں لکھی گئیں۔ ابراہیم فزاری نے اصطرلاب (وہ آلہ جس سے ستاروں کی بلندی معلوم کرتے ہیں) بنایا۔

(6) انتظامی محکموں کی عمارات

منصور نے بیت المال، اسلحہ خانہ، احکام و فرامین، خراج کے محکمے، فوج کے محکمے، شاہی خدام کے محکمے اور مصارف سلطنت کے محکمے کے لیے عمارتیں تعمیر کرائیں۔ غرض منصور نے اپنے فہم اور تدبیر سے عباسی حکومت کو بہت استحکام بخشا۔ منصور پیسے کے معاملے میں کنجوسی کی حد تک محتاط تھا۔

وفات

منصور نے ذی الحجہ ۱۵۸ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اس نے ۲۲ سال ۳ ماہ اور چند دن حکومت کی اسے باب معلیٰ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

2- مہدی کے نمایاں کارنامے: مہدی کا دور خوشحالی اور امن وسکون کا دور تھا۔

1- بنوامیہ کے عہد میں اکثر انتظامی محکمے ایک ہی افسر کے ماتحت ہوتے تھے۔ مہدی نے ان کی دوبارہ تنظیم کی۔ ہر ایک محکمہ کیلئے علیحدہ علیحدہ نگران اور منتظم بنائے۔

2- مکہ کو جانے والے تمام راستوں کو درست کر کے جگہ جگہ قافلوں کے ٹھہرنے کیلئے سرائے بنوائیں اور کنوئیں کھدوائے۔

3- مکہ، مدینہ یمن اور بغداد کے درمیان ڈاک کا سلسلہ جاری کیا جو تیز رفتار گھوڑوں اور اونٹوں کے ذریعے پہنچائی جاتی تھی۔

4- قادسیہ سے زبالہ ہوتی جو سڑک مکہ مکرمہ جاتی تھی، اسے کشادہ کرایا۔ ہر منزل پر سرائے اور حوض تعمیر کرائے۔

5- 160 ھ میں خانہ کعبہ کی عمارت توسیع کرائی۔ اسکے چاروں طرف رواق (دریچے، تعمیر کرائے۔ کعبہ کے پرانے غلافوں کو اتروا کر بیش قیمت تین غلاف چڑھائے۔

6- مسجد نبوی میں توسیع کرائی۔ دس نئے ستون لگوائے۔ پوری عمارت کو نقش ونگار سے آراستہ کیا۔ بصرہ کی جامع مسجد تعمیر کرائی۔

7- عیسیٰ آباد میں ایک ٹکسال کی عمارت تعمیر کرائی۔

8- قیدیوں کے اہل وعیال کیلئے جن کے گزر اوقات کی کوئی اور صورت نہ تھی۔ بیت المال سے روزینے مقرر کئے۔

9- رومی سرحد پر کئی قلعے تعمیر کئے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

سوال 4- عہد بنوعباس میں علم فقہ علم الکلام اور علم تاریخ میں ہونے والی خدمات پر علیحدہ علیحدہ نوٹ قلمبند کریں۔

جواب:

(5) علم فقہ

علم فقہ شریعت کے احکام جاننے کا نام ہے۔ اسلامی ضابطہ حیات کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے ایسے قانونی اصولوں کی ضرورت ہوتی ہے جو قرآن و حدیث سے اخذ کئے گئے ہوں۔ ان قوانین یا ضابطہ حیات کے اسلامی اصولوں کا نام فقہ ہے۔

عہد رسالت میں علم فقہ کو مدون کرنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ہر معاملے میں راہنمائی کے لئے حضور ﷺ کی ذات اقدس موجود تھی۔ عہد صحابہؓ میں صحابہ کرامؓ سماجی یا معاشی مسائل میں حل بیان کردیتے تھے۔ لیکن جب تابعین کا عہد آیا تو بہت سی تبدیلیاں بھی آ گئیں۔ سلطنت اسلامی کی حدود پھیل کر ایک طرف چین اور دوسری طرف اندلس تک وسیع ہو گئیں۔ معاشرے میں عجمی اور رومی تمدن بھی آ گیا۔ معاشی اور معاشرتی زندگی میں بہت تبدیلی ہوگئی۔ نت نئے مسائل پیدا ہوئے معاشرت، تجارت، معاملات اور ملکی انتظام سب بہت وسیع اور پیچیدہ شکلیں اختیار کر گئے۔ مفتوحہ ممالک کے مختلف مسائل، جزیہ اور خراج کے معاملات اور اس طرح بہت سے مسائل تھے جو احکامات اسلامی کے منتظر تھے۔ لہٰذا اس دور کی حدیث کے بعد دوسری بڑی ضرورت فقہ کی تدوین تھی۔ چنانچہ خلافت عباسیہ میں فقہ کی تدوین کا کام شروع ہوا۔ اس عہد میں فقہ کے سلسلے میں چار بڑے نام امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل کے ہیں۔ ان آئمہ اربعہ نے فقہ کی ایسی بنیادیں قائم کردیں اور ایسے اصول مرتب کردیئے جن سے بعد میں پیش آنے والے مسائل اور مشکلات کو حل کرنے میں مدد ملی۔

امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں امام ابو یوسف، محمد بن حسن شیبانی، حسن بن زیاد، ھلال بن یحیٰ، قیتبہ بن زیاد اور امام طحاویؒ زیادہ مشہور ہوئے۔ جن کی بے شمار کتابیں فقہ حنفی کی تشریح کرتی ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے بعد امام شافعی دوسرے بڑے امام ہیں ان کی فقہ شافعیہ کہلاتی ہے۔ انہوں نے خود بھی اس موضوع پر کتابیں لکھیں۔ خصوصاً کتاب الام بہت مقبولیت کی حامل ہے۔ امام شافعی کے شاگردوں میں احمد بن حنبل، داؤد ظاہری، ابوثور بغدادی، ابوجعفر ابن طبری، ابو یعقوب بویطی، اسماعیل مربی اور ربیع بن سلیمان زیادہ مشہور ہیں۔ ان سب کا تعلق عہد بنوعباس سے ہی تھا۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

اسی طرح امام مالک ہیں جنہوں نے فقہ کی طرز پر ابواب قائم کر کے اپنی کتاب ''موطا'' لکھی جو احادیث کا بہترین مجموعہ ہے۔ امام احمد بن حنبل چوتھے مذہب فقہ کے بانی تھے۔ آپ نے بہت سی احادیث مسند امام احمد میں جمع کیں۔ انکے مقلدین نے فقہ حنبلی کی اشاعت میں خاص کردار ادا کیا۔ غرض ان ائمہ اربعہ اور ان کے شاگردوں کی کوششوں اور ذہانت کی وجہ سے عملی اور معاملاتی زندگی میں وسعت نظر اور وحدت پیدا ہوگئی۔

(6) علم الکلام

پانچواں بڑا علم جس نے عہد بنوعباس میں توجہ پائی وہ علم الکلام ہے۔ علم الکلام کو حکومت وقت کی سرپرستی ملی اور اس حمایت وتائید کے نتیجے میں یہ علم زیادہ پھیلا۔ علم الکلام سے مراد وہ علم ہے جس میں عقلی دلائل سے ایمانی عقائد پر بحث کی جاتی ہے۔ یہ وہ علم ہے جس کا وجود عہد رسالت اور عہد صحابہ میں نہیں پایا جاتا تھا۔ یہ فرقہ بنوامیہ کے عہد میں پیدا ہوا، مگر اس کو ترقی عہد بنوعباس میں ملی۔ دوسری صدی ہجری میں مسلمانوں کا تعارف یونانی علوم وفلسفے سے ہوا تو اس کے نتیجے میں مختلف مباحث پیدا ہوئے۔ مثلاً اللہ کی ذات وصفات، کلام الٰہی، رویت باری، مسئلہ عدل، مسئلہ تقدیر، وغیرہ جو نہ دینی حیثیت سے ضروری تھے اور نہ دنیاوی حیثیت سے مفید۔ مسلمانوں میں اس فلسفی گروہ کی قیادت معتزلہ کر رہے تھے۔ عہد بنوعباس میں ان کو ہارون الرشید کے عہد تک عروج حاصل نہ ہوا تھا۔ مامون کے زمانے میں جو یونانی فلسفے اور عقلیت پسندی سے بہت متاثر تھے۔ معتزلہ کو عروج حاصل ہوا۔ اور زیادہ عروج اس وقت حاصل ہوا جب قاضی ابن داؤد معتزلی قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز ہوگیا۔ اس طرح علم الکلام کو پھیلانے کے لئے حکومت وقت کی سرپرستی حاصل ہوگئی۔

شروع میں امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل، اور دوسرے علماء نے علم الکلام کی مخالفت کی، مگر یونانی علم الکلام اور فلسفہ ومنطق کے تراجم نے مسلمانوں کے دلوں میں اسلامی عقائد سے متعلق بہت سے شکوک وشبہات پیدا کر دیئے، لہٰذا ان شکوک اور اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے وہی انداز اور طریقہ استدلال اختیار کرنا ضروری ہوگیا۔ اس طرح اسلامی علم الکلام وجود میں آیا۔

اس علم الکلام کے پیشرو امام ابوالحسن اشعری تھے۔ جن کا عہد تیسری صدی ہجری ہے۔ امام اشعری شروع میں خود بھی معتزلی تھے۔ چالیس سال تک وہ معتزلہ کے امام رہے، اس لئے وہ منطق و

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

فلسفہ کے پیدا کئے ہوئے ابہامات کو خوب سمجھتے تھے۔ چالیس سال کے بعد وہ معتزلی عقائد سے تائب ہوئے اور پھر اپنی ساری ذہانت، علمی تجربہ، استدلال اور قوت تحریر کو معتزلی اور یونانی علم الکلام کے حامیوں کا زور توڑنے میں استعمال کیا۔

امام ابوالحسن اشعری نے کتاب وسنت کے حقائق اور اسلامی عقائد کو عقلی دلائل سے ثابت کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے باطل عقائد کی تردید میں کتابیں بھی لکھیں۔ ان کی کتاب ''الفصول'' ہندوؤں یہودیوں عیسائیوں اور مجوسیوں کے اعتراضات کے جوابات پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار کتابیں انہوں نے تصنیف کیں۔ امام ابوالحسن کے علاوہ امام ابوالمنصور ماتریدی نے علم الکلام کے سلسلے میں بہت کام کیا۔ ان کے بعد علم الکلام میں نامور شخصیت امام غزالی کی ہے۔

امام غزالی کے عہد تک فلسفے کو بہت عروج حاصل ہو چکا تھا۔ یونانی فلسفے کے عروج سے اسلامی عقائد کو بہت نقصان پہنچا۔ امام غزالی نے علم الکلام کی از سر نو ترتیب و تدوین کی۔ فلسفہ اور باطنیت کا رد کیا۔ اس سلسلے میں کئی کتابیں لکھیں جن میں ''مقاصد الفلاسفۃ'' اور ''احیاء علوم الدین'' زیادہ مشہور ہیں۔ ان کی ان کتابوں سے علم الکلام کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ امام غزالی کا عہد بنوعباس کا عہد ہے۔

ان کے علاوہ بہت سے بزرگ علماء جن میں ابوالحسن باھلی، ابوبکر الجرجانی، قاضی ابوبکر الباقلانی، امام رازی، امام الشہر ستانی، اور ابن عساکر شامل ہیں جنہوں نے علم الکلام میں گرانقدر کتابیں تصنیف کیں اور اس علم کو ترقی دی۔ اس طرح عہد بنوعباس میں علم الکلام کو بہت عروج حاصل ہوا اور متکلمین نے اس عہد میں معتزلہ اور فلسفہ کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روک دیا۔

AIOU STUDIO 9

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔

تمام کلاسس کی حل شدہ مشقیں www.daniyalstudio9.com سے FREE حاصل کریں۔

سوال 5۔ بنوامیہ کی اندلس میں حکومت اوراس میں عبدالرحمٰن الداخل کے کردار پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **بنوامیہ کی اندلس میں حکومت:** 132ھ /749ء میں جب بنوعباس نے دمشق کی اموی خلافت کا تختہ الٹ دیا اور شاہی خاندان کے افراد کو چن چن کر قتل کر دیا تو بنوعباس کے دست انتقام سے جو چند اموی اشراف بچ گئے، ان میں عبدالرحمٰن نامی ایک بیس سالہ نوجوان بھی تھا جو دسویں اموی خلیفہ ہشام کا پوتا تھا۔ اس کی ماں قیوط کے بربری قبیلہ نفزہ کی ایک خاتون تھی۔ اس لئے اسے شمالی افریقہ میں بربروں کی حمایت اور پناہ حاصل ہوگئی۔ اندلس کے جنوب میں دمشق کی شاہی فوجیں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھیں۔ عبدالرحمٰن نے ان میں اتنا اثر ورسوخ پیدا کر دیا کہ آخر کار انہوں نے عبدالرحمٰن کو اپنا امیر منتخب کرلیا۔ اس کی قیادت میں یہ فوجیں جنوبی اندلس کے شہروں پر یکے بعد دیگرے قبضہ کرتی گئیں۔ تا آنکہ کئی سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد تقریباً پورے ملک پر عبدالرحمٰن کا قبضہ ہوگیا۔ اس نے 773ھ میں عباسی خلیفہ کا نام خطبہ سے نکال دیا اور اس طرح ایک آزاد اموی ریاست کی بنیاد رکھی، لیکن اس نے اپنے لئے خلیفہ کی بجائے امیر کا لقب پسند کیا۔

__عبدالرحمٰن الداخل__: امیر عبدالرحمٰن الداخل نے اپنے بتیس سالہ (756ء-788ء) دور حکومت میں اندلس کی نئی حکومت کی بنیادیں مستحکم کیں۔ شروع شروع میں عرب امراء نے متواتر کئی بغاوتیں کیں جنہیں سختی سے دبا دیا گیا۔

1- فرانس کے بادشاہ شارلیمان نے مقامی باغیوں سے ساز باز کر کے ایک بڑی فوج کے ہمراہ اندلس پر حملہ کر دیا مگر اس کو شکست ہوئی اور وہ صلح پر مجبور ہوگیا۔

عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہشام (788ء-796ء) 33 سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔

STUDIO-9

AIOU STUDIO 9

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی معلومات کے لیے AIOU Studio 9 یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں۔